5 August (-)

SAFFRON

CULTIVATION IN BALOCHISTAN

زعفران کی کاشت

محکمہ زراعت ریسرچ بلوچستان

تعارف: زعفران کا اصلی خطہ جنوبی ایشاء ہے زعفران کی کاشت سب سے پہلے ایران اور کشمیر میں ہوا کرتی تھی۔ اور اس کے بعد منگولوں نے اس چین اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی متعارف کیا۔ زعفران کی کاشت پاکستان میں بھی کی جاتی ہے۔

تحقیقات: محکمہ زراعت بلوچستان کو ایران اور ہالینڈ سے 1971ء میں زعفران کے پیاز پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل اسلام آباد نے درآمد کئے تھے اور زرعی تحقیقاتی ادارہ سریاب میں اس کی کاشت کی۔ تجربہ سے ثابت ہوا کہ کوئٹہ کی آب و ہوا زعفران کی کاشت کیلئے موزوں ہے۔ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئٹہ کے علاوہ زعفران کی کاشت، بالائی پہاڑی علاقوں میں اس کی کاشت تسلی بخش کی جاتی ہے۔

زعفران کا تعلق IRIDIACE خاندان سے ہے۔ اس کے پتے گھاس جیسے ہیں اور پتے کا درمیانی حصہ یعنی MIDRIB پیلا ہے۔ اس کا تناسب چھوٹا ہے جو کہ زمین سے نہیں نکلتا۔ البتہ اس کے پودے کی اوسط اونچائی چھ انچ سے زیادہ نہیں ہے اس کا پیاز خاکی چھلکوں میں لپٹا ہوتا ہے اور نشاستہ STRACH کا بنا ہوتا ہے۔ ایک یا ایک سے زیادہ بچے پیاز کی سطح پر اُگتے ہیں اور زیر بچے پرنئے زیر بچے اُگتے ہیں۔ بعد میں اصلی پیاز خود بخود سڑ جاتے ہیں۔

زمین: زعفران کی کاشت ہلکی اور سیلاب والی زمین میں اچھی ہوتی ہے۔ لیکن اسکے کاشت کیلئے ریتلی زمین (SANDY LOAM) بہتر ہے سخت اور ریتلی زمین میں زعفران کی کاشت کیلئے موزوں نہیں ہے کیونکہ:

1- ریت گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں سرد ہوتی ہے۔
2- سخت زمین سے اس کی زیر بچے آسانی سے نہیں نکل سکتے۔

زمین کی تیاری: اگست کے مہینے میں ایک ماہ مرتبہ ہل چلایا جائے اور ایک ایکڑ میں تقریباً چار، پانچ ٹرک گوبر ملایا جاتا ہے تاکہ زمین کی زرخیز برقرار رہے اور اس کے بعد زمین کو پانی دیا جائے جب زمین میں قدرے وتر موجود ہو تو کردے بنائے جائیں۔

وقت کاشت: زعفران کی کاشت 15 ستمبر سے 15 اکتوبر کے پہلے ہفتے تک ہوئی چاہیے۔ زعفران کے پیاز کا درمیانی فاصلہ چھ انچ اور قطاروں کا فاصلہ ایک فٹ ہونا چاہیے اور ہر ایک پیاز زمین میں 4 سے 5 انچ گہرا لگایا جائے۔ اس طرح سے ایک ایکڑ میں تقریباً اٹھاسی ہزار پیاز لگیں گے۔ کاشت کے بعد فوراً پانی دیا جائے۔ پھول حاصل کرنے کے بعد اس کے پودے کو اپنی جگہ پر رہنے دیں تاکہ اس کے پتے اپنی جگہ پر خشک ہوں اور اس کے زیر بچے پک جائیں۔ ایک دفعہ اگر یہ پیاز لگ گئے تو یہ 9 سے 10 سال تک لگاتار زعفران دیتے ہیں۔ دس سال کے بعد دوبارہ منتقل کئے جائیں۔

آبپاشی: زعفران کی کاشت کیلئے بہت کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاشت کے فوراً بعد اسے دو یا تین مرتبہ 15 یا 20 دن کے وقفہ سے پانی دیا جائے۔ موسم گرم میں یعنی اپریل سے وسط اکتوبر تک سے پانی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ خوابیدہ ہو جاتے ہیں۔ سب سے اہم بات جو زعفران سے آبپاشی کے متعلق ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسے دس دن پھول نکلنے سے پہلے پانی دیا جائے۔ یعنی 15 اکتوبر کو اور دوسری آبپاشی جب پھول چن لئے گئے ہوں۔ پہلی آبپاشی کے بعد زمین میں وتر موجود ہو تو قدرے نرم کیا جائے تاکہ پھول آسانی سے نکل سکیں۔ دسمبر، جنوری اور فروری کے مہینوں میں اگر بارش اور برف باری ہو تو اسے آبپاشی کی ضرورت نہیں ہوتی ورنہ مہینے میں ایک مرتبہ:

پھول نکلنے کا وقت: عام طور پر زعفران کے پھول یکم نومبر سے لگتے ہیں۔ اس کے پھول چھوٹے نیلے بینگنی رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ بہتر ہوگا کہ اس کے پھول صبح سویرے یعنی سورج نکلنے سے پہلے چنے جائیں۔ مادہ حصہ (STIGMA) جو کہ سرخ ہوتا ہے۔ پھول سے علیحدہ کیا جائے اور بعد میں اسے سائے میں خشک کر لیں جو اصل میں زعفران ہے۔

آب وہوا: زعفران کی کاشت 400 سے 5500 فٹ کی بلندی پر کی جاسکتی ہے اس کی آب و ہوا قدرے گرم خشک اور معتدل ہونی چاہیے اور درجہ حرارت F-70,75 ہونی چاہیے۔

مہلک بیماری: زعفران کی کوئی مہلک بیماری نہیں ہوتی۔ البتہ چوہے اسے نقصان پہنچاتے ہیں۔ پودوں کی چوہوں سے حفاظت کی جائے۔ اگر اسے چوہے سے نقصان پہنچتا ہو تو فوراً نکال دیا جائے۔ ڈیٹیا کی گولیاں سوراخوں میں ڈالی جائیں۔

زعفران کا استعمال: زعفران عام طور پر یونانی ادویات، خوراک اور رنگنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

تازہ زعفران کی پہچان: زعفران کی پہچان کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

(i) اگر تازہ زعفران کو دو انگلیوں کے درمیان مسلیں تو انگلیاں روغنی زردی مائل ہو جائیں گی۔

(ii) تازہ زعفران ذائقہ میں تلخ ہوتا ہے۔

الف: عام طور پر کشمیر کو زعفران کی سرزمین کہا جاتا ہے اور وہاں بھی اس کے ایک چھوٹے سے علاقے میں اس کی کاشت کی

جاتی ہے لیکن قدرت میں بلوچستان کو جو کہ ایک وسیع وعریض صوبہ ہے ایک خاص قسم کی آب وہوادی ہے۔جس کے بہت سے اضلاع میں اس کی کاشت تسلی بخش کی جاسکتی ہے۔ کسی طرح سے بھی کشمیر کے زعفران سے کم نہیں۔اگر زعفران کی کاشت کو صوبہ بلوچستان میں اس کی حوصلہ افزائی کی گئی تو یہ نہ صرف **FORIENG EXCHANGE** زرمبادلہ بچائے گا۔ بلکہ عام آدمی کی سستے داموں میسر ہوگا۔ چونکہ زعفران ملک کی ضرورت کے لئے باہر سے منگوانا پڑتا ہے اور بازار میں اسکی قیمت **460** سے **-/4500** روپے فی تولہ ہے۔مارکیٹ کے مطابق قیمت اوپر نیچے ہوجاتا ہے۔

(ب) زعفران لگانے کے تین سال بعد پیداوار دیتا ہے اور ایک ایکڑ اور ایک آبپاشی سے **2** سے **2-1/2** کلوخشک زعفران حاصل کیا گیا ہے اور آزربیجان میں ایک مصدقہ اطلاع کے مطابق ایک ایکڑ سے اور ایک آبپاشی سے **3** کلوخشک زعفران حاصل کیا گیا ہے

(ج) صوبہ بلوچستان ایک وسیع صوبہ ہوتے ہوئے جہاں پر کافی زمین کی قلت کی وجہ سے بیکاری پڑی ہے۔زعفران کی کاشت کیلئے استعمال میں لایا جاسکتا ہے اگر وقت پر قدرتی بارش ہوتو آبپاشی کی ضرورت نہیں ہوتی ورنہ ایک آبپاشی وسط اکتوبر میں دینی چاہیے۔اب تک زعفران پر صرف کوئٹہ کی وادی تک کام کیا گیا۔سال **1982**ء میں زرعی تحقیقاتی کونسل اسلام آباد نے صوبہ بلوچستان کے لئے ایک لاکھ زعفران کے پیاز سپین (**Spain**) سے درآمد کئے جو نسبتاً پیداوار کے لحاظ سے ایران اور ہالینڈ سے بہتر ہے۔جنہیں مستونگ میں لگادیا گیا ہے۔جس کے نتائج تسلی بخش ہے آہستہ آہستہ اس کی کاشت کو دوسرے علاقوں تک پھیلا دیا جائے اور انشاءاللہ صوبے کے لوگوں کیلئے مفید ثابت ہوگا۔

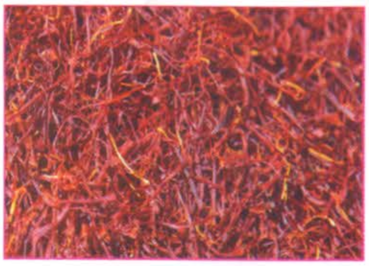

سرپرست اعلیٰ: ڈائریکٹر جنرل جمعہ خان ترین

زرعی تحقیقی ادارہ، سریاب کوئٹہ فون نمبر **081-2470079**

سرپرست: ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد شکیل

ڈائریکٹیٹ آف ایگریکلچر اسپیشل کرایس سریاب کوئٹہ

نائب سرپرست:

ریسرچ آفیسرز مختیار رند، عبدالسلام مینگل، محمد اکرم ریکی

فیلڈ سپروائزر: زاہد خان

زراعت ریسرچ بلوچستان کوئٹہ

Print By: GPS 0300-4165907 0301-5060097